بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت کریمہ بطور دعا پڑھنے پر آمین کہنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِيْنَ" کیا اس دعا کے آخر میں "آمین" کہنا درست ہے یا نہیں؟

جواب

آیتِ کریمہ کو بطورِ دُعا پڑھنا اور اس پر سننے والے حضرات کا آمین کہنا بالکل جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ احادیثِ مبارکہ میں آیتِ کریمہ کو بھی دُعا قرار دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ دعا مانگنے کی ترغیب بھی ارشاد فرمائی گئی ہے، نیز آیتِ کریمہ ذکرِ الٰہی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ ہر ذکر دعا ہے، لہٰذا جب آیت کریمہ بطورِ دعا پڑھنا جائز ہے تو اس پر سامعین حضرات کا "آمین" کہنا بھی جائز ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں آیت کریمہ کو بھی دعا قرار دیا گیا ہے، چنانچہ سُنن ترمذی شریف میں حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "دعوة ذي النُّونِ إذ دعا وهو في بطنِ الحوت: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِيْنَ) فإنه لم يدع بها رجل مسلم في شيء قط إلا استجاب الله له" ترجمہ: حضرت یونس کی وہ دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی، یہ تھی "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِيْنَ" تو جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی بھی مقصد کے لئے کبھی بھی دعا مانگے تو اللہ اسے قبول فرماتا ہے۔ (سنن الترمذی، رقم الحدیث 3505، ص 1281، دار ابن کثیر)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرآۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: "یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کو رب تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوئی، اسی دعا کی برکت سے آئی آفتیں ٹل جاتی ہیں، اڑی مشکلیں حل ہوجاتی ہیں۔۔۔ رب تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ فرمایا: "فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ" یعنی اس دعا کی برکت سے ہم نے انہیں بھی غم سے نجات دی اور تاقیامت مسلمانوں کو بھی اس کی برکت سے نجات دیا کریں گے۔" (مراۃ المناجیح، جلد 03، صفحہ 334، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

آیتِ کریمہ کے ساتھ دعا کرنے کی ترغیب کے متعلق، امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں: "عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال: مامن مکروب یدعو بهذا الدعاء الا استجیب له" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مصیبت زدہ شخص اس دعا کے ساتھ دعا مانگے تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ (التفسیر الکبیر، سورۃ الانبیاء، تحت الآیۃ 87، ج 22، ص 181، دار احیاء التراث العربی)

آیت کریمہ ذکر الٰہی ہے اور ہر ذکر دعا ہے، چنانچہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں: ”فان کل دعاء ذکر و کل ذکر دعاء“ ترجمہ: **بیشک ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔** (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدعوات، جلد 05، صفحہ 218، مطبوعہ کوئٹہ)

ہر دعا کے بعد آمین کہنے کے متعلق، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں: ”سنت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد تلاوت کرنے والا اور سننے والا آمین کہہ لیا کرے، **اسی طرح ہر دعا کے بعد آمین کہنا سنت ہے۔**“ (تفسیر نعیمی، جلد 01، صفحہ 105، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

آیتِ کریمہ پڑھ کر آمین کہنے کے متعلق، امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں نماز غوثیہ کے بعد کی جانے والی دعا کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”ولیبدأ بیاارحم الراحمین ثلثا فان من قالہ ناداہ ملک موکل بہ ان ارحم الراحمین قد اقبل علیک و بیابدیع السمٰوت و الارض یاذالجلال و الاکرام فانہ اسم اللہ لاعظم علیٰ قول **و کذا تسبیح سیدنا ذی النون علی نبینا الکریم و علیہ الصلٰوۃ و التسلیم و لیختمہ بأمین ثلثا فانہ خاتم الدعاء و مما خص اللہ تعالٰی بہ ھذہ الامۃ المرحومۃ**“ ترجمہ: اور دعا کی ابتداء میں "یاارحم الراحمین" تین مرتبہ کہے، کیونکہ جو شخص یہ کہتا ہے تو اس کو مقرر فرشتہ جواب میں کہتا ہے کہ بیشک ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے اور "یابدیع السمٰوت و الارض یاذالجلال و الاکرام" بھی ابتداء میں پڑھے کیونکہ ایک قول کے مطابق یہ "اسم اعظم" ہے، **ایسے ہی حضرت سیدنا یونس علی نبینا الکریم و علیہ الصلاۃ و التسلیم کی تسبیح پڑھے اور دعا کے آخر میں تین مرتبہ آمین کہے کیونکہ یہ دعا کی مہر ہے اور یہ وہ عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاص اس امت مرحومہ کو عطا فرمایا ہے۔**“ (فتاوی رضویہ، ج 07، ص 648، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5229

تاریخ اجراء: 16 صفر المظفر 1448ھ/31 جولائی 2026ء